بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر-10 مدیر:- نعیم احمد نیر، کتابت و ڈیزائننگ:- ولید ناصر، عاصم شہزاد، رشید الدین، محمد ظفر اللہ، ماہ ظہور، ہش، 3841 بمطابق اگست، 2005ء شمارہ نمبر 8

گنز ہائیم میں جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک شام

اسلام کا مطلب امن ہے، Islam Heist Frieden

ہماری جماعت کے زعیم انصار اللہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب نے لوکل پادری صاحب سے رابطہ کیا اور ایک ٹیم کے ساتھ جا کر اس تجویز پر مشورہ کیا کہ اسلام کی جو بھیانک تصویر میڈیا میں دکھائی جا رہی ہے اس سے مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں میں نفرت کی جو دیوار بلند ہوتی جا رہی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے باہمی رابطہ کی ضرورت ہے۔ اس تجویز کو پادری نے بہت پسند کیا اور پروگرام ''اسلام کا مطلب امن ہے'' کو صدر جماعت مکرم شعیب اسلم صاحب کی زیر نگرانی آخری شکل دی گئی میٹنگ کے دوران دعوت نامہ کی تیاری و تقسیم، ضیافت، پریس اور دیگر ضروری امور طے پائے۔ اس میٹنگ میں پادری صاحب نے کچھ سوالات دیئے اور خواہش کی کہ ان کے جواب پروگرام میں دیئے جائیں، ان سوالات کا تعلق خاص طور پر مغربی معاشرہ میں رہنے والی مسلمان خواتین کے کردار سے تھا۔ جنکے جواب مکرم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ کی راہنمائی سے ایک بچی کو تیار کروائے گئے تبلیغی نشست کی اطلاع سے چند روز قبل مقامی اخبار میں بھی چھپی۔ دعوت نامے سکول، لوکل دفاتر، کنڈرگارڈن اور چرچ کے نوٹس بورڈ پر لگائے گئے، اسکے علاوہ احباب جماعت نے بھی اپنے ذاتی تعلق داروں میں بھی تقسیم کئے۔

مورخہ ۷ جون شام ۷ بجے تک چرچ سے منسلک ہال میں تیاری کے انتظامات مکمل کر لئے گئے اور پروگرام اپنے وقت مقررہ پر 7:30 بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے EV. Kirche کے پادری صاحب Herr Kissinger نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھی Kath. Kirche کے پادری Herr Zirmer کا تعارف کرایا اور ابتدائی کلمات کہے۔ اسکے بعد پروگرام کا آغاز جماعت کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عبدالرحمن صاحب احسن نے کی اور اسکا جرمن ترجمہ پیش کیا سٹیج سیکرٹری مکرم ریحان رشید صاحب نے مرکزی نمائندہ مکرم لئیق احمد صاحب منیر کا تعارف پیش کیا اور خطاب کی دعوت دی۔ مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے ابتدا ہی میں پادری صاحب کی طرف سے دیئے گئے مسلمان خواتین سے متعلق سوالوں کے جواب کیلئے عزیزہ منزہ عاقل خان کو بلایا تا کہ وہ انکے جواب دے جو عزیزہ نے انتہائی مؤثر انداز میں دیئے۔ بعد میں مکرم لئیق صاحب نے اپنے خطاب کا باقاعدہ آغاز کیا جسمیں اسلام کی پرامن تعلیمات پر قرآن کریم کی مقدس آیات، نبی اکرم ﷺ کی مبارک احادیث اور اسلام کے ابتدائی دور کے حالات و واقعات کے حوالہ سے وضاحت کی۔ اور بتایا کہ اُس دور میں خدا کے رسولؐ اور محسن انسانیت نے جس اسلام کو متعارف

بقیہ صفحہ ۳ پر

عیسائی معاشرے میں مسلمانوں کو کیا مشکلات درپیش ہیں

نیورن برگ میں بین المذاہب کانفرنس

مورخہ 31 مئی کو نیورن برگ میں گرجے کی جانب سے ایک ''بین المذاہب'' کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ شمولیت کی دعوت دی گئی، اس کانفرنس کا سب سے اہم موضوع ''عیسائی معاشرے میں رہتے ہوئے مسلمانوں کو دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی جانب سے کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔

جماعت کی جانب سے اس کانفرنس میں مقامی سیکرٹری تبلیغ اور ان کی بیگم، صدر لجنہ، کاسل سے جرمن احمدی دوست مکرم عبدالسلام صاحب، اور مربی سلسلہ مکرم محمد احمد راشد صاحب، اور خاکسار شامل ہوئے، اور بحث میں بھرپور حصہ لیا۔

اس کانفرنس میں عیسائیوں کے اور مسلمانوں کے بہت سے فرقوں نے شمولیت کی اور بحث میں حصہ لینے کے علاوہ اپنے اپنے مسائل بھی بیان کیے۔ کیتھولک چرچ کے ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں سعودیہ عرب کے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ غیرت کے نام پر قتل کرنا جائز ہے اور جو ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اس کی کیا سند ہے، تو امام راشد صاحب نے قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے اس مسئلہ کو واضح کیا۔

جب گرجے کی انتظامیہ نے تمام مذاہب سے ان مسائل کے حل کے لیئے مدد مانگی تو امام راشد صاحب نے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں کوئی اچھے کام کے لیئے بلائے تو بلا تفریق مذہب تم اس کی مدد کرو

(رپورٹ: شمیم خالد، صدر جماعت نیورن برگ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین؛

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

مسجد کے مینار کیوں ہوتے ہیں

''مسجد نُور الدین'' میں اسکول کے بچوں کی آمد

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسجد جہاں بھی ہو وہ تبلیغ کا ذریعہ ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب سے مسجد نُور الدین ڈارم سٹڈ تعمیر ہوئی ہے بہت سے جرمن اور غیر ملکی مہمان مسجد کو دیکھنے آتے رہتے ہیں۔

گذشتہ ماہ WEITERSTADT سے اسکول کی اُستانی نے مسجد رابطہ قائم کیا اور بچوں کو مسجد دکھانے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ پروگرام کے مطابق 3 جون کو 28 بچے جو چوتھی کلاس کے تھے مسجد دیکھنے آئے۔ بچوں نے مختلف سوالات کئے مثلاً ''مسجد کے مینار کیوں ہوتے ہیں۔ حج کیسے کرتے ہیں۔ نماز کیوں پڑھتے ہیں وغیرہ۔ خاکسار نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اسکے بعد بچوں کو مسجد دکھائی گئی۔ مسجد کے ساتھ ملحقہ باغیچہ میں لگے ہوئے جھولے وغیرہ دیکھنے کے بعد بچوں کو مشروبات اور چاکلیٹ پیش کیئے گئے۔ بچے بہت خوش نظر آرہے تھے واضح رہے کہ اس اسکول میں ہماری ایک بچی نائلہ گلزار اور بچہ ذہیب گلزار تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور زیادہ تر انہیں کی کوشش سے یہ بچے مسجد دیکھنے کے لیئے آئے تھے۔

(رپورٹ۔ عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ ڈارم سٹڈ)

ڈیٹسن باخ ویسٹ، نارڈ، بیت الھادی، اور سٹائن برگ کا جلسہ یوم خلافت

جماعت ڈیٹسن باخ ویسٹ، نارڈ، بیت الھادی، اور سٹائن برگ کو مشترکہ طور پر جلسہ یوم خلافت منانے کی سعادت نصیب ہوئی، اس جلسہ کے لیئے مکرم قیصر جمال صاحب نے اپنا ہال پیش کیا، جلسہ کو دیگر معززین کے ساتھ مرکزی مہمان مکرم محترم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے بھی رونق بخشی، اور آپ کی صدارت میں جلسے کی کاروائی کا آغاز سورۃ ''النور'' کی تلاوت سے ہوا جو مکرم سید کامران احمد صاحب نے کی، اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا، جرمن ترجمہ عزیزم نوید گل صاحب نے پڑھا، بکرم حمید اللہ صاحب نے نظم بعنوان ''خلافت کی برکات'' خوش الحانی سے سنائی، ہال میں گونجتی آواز ''سنی ہم نے جس وقت نوائے خلافت'' ''ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت'' سے حاضرین وجد میں آرہے تھے،

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا، افتتاحی تقریر خاکسار محمد ادریس شاہد نے ''برکات خلافت اور دشمنوں کا انجام'' کے موضوع پر کی، اس کے بعد دوسری تقریر مکرم عبدالباسط صاحب نے ''خلافت راشدہ کے وقت اختلافات کا آغاز'' کے موضوع پر کی، آپ نے بتایا کہ کس طرح مسلمان خلافت کو قائم نہ رکھ سکے اور اب ایک لمبے عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نتیجہ

باقی صفحہ ۳ پر

جلسہ سالانہ کی برکات

اُمِّ الوفا بلوچ۔ آف لمبرگ

جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے جسے شروع ہوئے اب ایک سو سال سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منشائے الٰہی کے مطابق جلسہ سالانہ کا اعلان فرمایا تو بظاہر اس جلسے کی کامیابی کے کوئی امکان نہ تھے بلکہ اس کے برعکس بظاہر اس جلسے کی ناکامی کی ساری وجوہات موجود تھیں۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ قادیان ایک بہت ہی چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں آج کل کی سہولیات تو دور کی بات اس دور کی بھی سہولیات مہیا نہ تھیں۔ قادیان میں کوئی ریلوے اسٹیشن نہیں تھا۔ قریب ترین ریلوے اسٹیشن بٹالہ گیارہ میل کے فاصلے پر تھا۔ قادیان میں بجلی کی سہولت میسر نہ تھی۔ قادیان میں تار یا ٹیلی فون کی سہولت بھی نہ تھی۔ قادیان کسی تجارتی منڈی کی وجہ سے مشہور نہ تھا۔ قادیان کسی دریا یا نہر یا کسی مشہور سڑک کے کنارے پر نہ تھا کہ لوگ آسانی سے قادیان آ جاسکیں۔ قایان میں کوئی اچھا بازار یا ہسپتال اور سکول نہ تھا۔ ان امور کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قادیان جانے والا رستہ نہایت دشوار گزار اور کچا رستہ تھا جہاں سے برسات کے موسم میں گزرنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ بٹالہ اور قادیان کا درمیان کا رستہ چوروں اور ڈاکوں کی وجہ سے بہت بدنام تھا۔ لوگ اس راستے کو استعمال کرنے سے گریز ہی کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی جانے والوں کو یہ مشکل پیش آئی کہ اول تو پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ قادیان کدھر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی ایک نظم میں اس بات کو بیان کیا کہ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر۔ مگر اس قدر گمنامی اور مشکلات کے باوجود بھی آپ نے یہ فرمایا کہ میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ لوگ دُور دراز سے مشکل راستوں سے گزرتے ہوئے بھی یہاں بجوم در بجوم آیا کریں گے۔ یہ وعدہ جو یقیناً اس ابتدائی زمانے میں بہت ہی عجیب بلکہ ناممکن سا لگتا تھا یا لگتا ہوگا۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے بڑی شان سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان تمام رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود جلسہ سالانہ ہر سال ترقی کرتا رہا۔ اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد میں برابر ترقی ہوتی چلی گئی۔ ایسے مخالف حالات اور دشمنان احمدیت کی مخالفت کے باوجود جلسہ بڑی کامیابی سے برابر ترقی کرتا چلا گیا۔ 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت یہ لگتا تھا کہ یہ جلسہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ مگر یہ جلسہ قادیان میں برابر ہوتا چلا گیا۔ اس کے بعد ربوہ میں اور شان و شوکت کے ساتھ ہوتا رہا۔ پاکستان کو ناپاکستان کہنے والوں کی سیاسی مصلحتوں اور تعصب و عناد کی وجہ سے پاکستان میں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں روکیں پیدا کی گئیں اور اس طرح مسیح موعود علیہ السلام کے اس درخت کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل گئیں۔ پہلے تو یہ جلسہ دسمبر کی ان تاریخوں پر منعقد ہوتا رہا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندستان کے حالات کے پیشِ نظر مقرر فرمائی تھیں۔ مخالفت اور دشمنی کی آگ کے باوجود جلسہ سالانہ اپنی برکات لئے ہوئے پوری دنیا میں پھیل گیا۔ اور ملکوں ملکوں سال کے ہر حصے میں جلسے کی برکات پھیلتی چلی گئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ کے بارے میں فرماتے ہیں

دیکھو کیا یہاں کوئی سیر کی جگہ ہے جسکی خاطر لوگ یہاں آتے ہیں یا یہاں کوئی قابل دید مقامات ہیں جن کو دیکھنے لوگ آتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی منڈی ہے کہ خرید و فروخت کے لئے یہاں آتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی بادشاہ ہے کہ اس کے سامنے پیچ گئے تو اچھی سے اچھی نوکری مل جائے گی۔ کیا یہاں کوئی دنیاوی کشش ہے کہ اس کی خاطر لوگ چلے آتے ہیں۔ ان کے آنے کی ایک ہی وجہ ہے جو کوئی دنیاوی وجہ نہیں بلکہ دینی غرض ہے اور وہ یہ کہ خدا کے نبی نے کہا کہ چلے آؤ تا تمہیں روحانی غذا ملے اور خدا نے اسے کہا کہ تم دن مقرر کرو کہ لوگ سفروں کو طے کر کے دشوار گزار رستوں سے گزر کر قادیان جلسہ پر آیا کریں گے۔ پس قادیان میں لوگ صرف اسی غرض کے لئے آتے ہیں اور صرف اسی روحانی غذا کی کشش ان کو یہاں لاتی ہے تا وہ ان روحانی برکات سے فیض یاب ہو سکیں"۔ (الفضل 25 دسمبر 1925ء)

نیز فرماتے ہیں کہ "باہر سے جلسہ پر آنے والے اس جلسہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور برا نمونہ پیش کر کے دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بیمار بھی جلسہ گاہ میں بیٹھیں انہیں تندرست رکھنا ہمارا کام ہے انہیں اپنی صحت کو بچانے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ بیشک آرام کریں مگر انہیں یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ بازاروں میں جائیں اور دوکانوں میں بیٹھیں۔ جماعت کے معانی ہی یہ ہیں کہ اس میں ایک نظم پایا جاتا ہو۔ ہمارے ہاں تو ایک بھی شخص ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ تقاریر کے دوران جلسہ گاہ میں نہ بیٹھے سوائے پہرہ داروں کے اوران کے جن کی ڈیوٹی کھانا پکانے پر ہو۔ میں ان سے بھی کہوں گا کہ اپنے فارغ وقت میں جلسہ گاہ میں بیٹھ کر تقاریر سنیں اور زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کریں۔ لیکن اگر وہ ڈیوٹی کے لئے جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے جائیں تو باقیوں کو ان کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔" (الفضل 23 دسمبر 1952ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنی جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت اور دیگر مقاصد کے لئے 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور پہلا جلسہ سالانہ قادیان میں منعقد ہوا اس کے بعد یہ جلسے سال بہ سال جاری رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے

باقی صفحہ ۳ پر

پروگرام

تیسواں جلسہ سالانہ 2005ء احمدیہ مسلم جماعت جرمنی

امسال مسلم احمدیہ جماعت جرمنی کا تیسواں جلسہ سالانہ انشاءاللہ 28,27,26 اگست 2005ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار "مَنی مارکیٹ" شہر "من ہائیم" میں منعقد ہوگا،

اس جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما کر اسے رونق بخشیں گے اور خطبہ جمعہ کے علاوہ دونوں دن جلسہ گاہ میں احباب سے خطاب فرمائیں گے، اس کے علاوہ احباب جماعت کو بھی حضور پُرنور کی بابرکت صحبت و ملاقاتوں سے مستفید ہونے کا موقع ملے گا۔

پہلا دن 26 اگست بروز جمعہ

اس دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوگا، نماز فجر اور درس قرآن کے بعد آرام، سیر و ناشتے کے لیئے وقفہ ہوگا، اس کے بعد احباب رجسٹریشن اور جمعہ کی تیاری میں مشغول ہو جائیں گے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کریں گے اور اس تقریب کے فوراً بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے جس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا افتتاح ہو جائے گا، نماز جمعہ و عصر کے بعد وقفہ ہوگا،

پہلا اجلاس۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد آج دو تقاریر ہوں گی، اس اجلاس کا آغاز شام 5.30 پر ہوگا۔

پہلی تقریر اُردو: نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ از مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی،

دوسری تقریر اُردو: روزمرہ کی زندگی میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ۔ از مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس کے علاوہ جمعہ کی شام تبلیغ کے ہال میں عرب اور ترکی احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوگی،

دوسرا دن 27 اگست بروز ہفتہ

اس دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوگا، نماز فجر، درس حدیث، وقفہ کے بعد،

اجلاس اول جو کہ 10-00 بجے صبح شروع ہوگا جس میں دو تقاریر ہوں گی

تقریر اُردو: سیرت صحابہؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ: از مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی،

تقریر اُردو: ازدواجی زندگی کے بارہ میں اسلام کی حسین تعلیم: از مکرم مولانا ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ جرمنی،

اس کے بعد لجنہ جلسہ گاہ میں **حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب** (یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں ریلے کیا جائے گا)

نماز ظہر و عصر اور وقفہ برائے طعام کے بعد

اجلاس دوئم جو 16.30 پر شروع ہوگا جس میں دو تقاریر ہوں گی تقریر

تقریر جرمن: جرمنی میں احمدیوں کی ذمہ داریاں: از مکرم عبد اللہ واگز ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی

تقریر اردو: نظام وصیت کے ذریعہ نظام نو کی بنیاد: از مکرم شیخ مجیب الرحمن صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان،

تیسرا دن 28 اگست بروز اتوار

نماز تہجد، نماز فجر، درس القرآن، وقفہ،

اجلاس اول: 10.00 شروع ہوگا جس میں تلاوت قرآن کریم و ترجمہ، نظم کے بعد تین تقاریر ہوں گی

تقریر اُردو: قول سدید: از مکرم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ

تقریر جرمن: اسلام امن آشتی کا مذہب ہے: از مکرم ہدایت اللہ صاحب، مصنف و صحافی

تقریر اُردو: اطاعت خلافت: از مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان،

وقفہ برائے طعام کے بعد 4.00 بجے نماز ظہر و عصر ادا کی جائے گی اور اختتامی اجلاس شروع ہوگا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرمائیں گے،

اور دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوگا (انشاءاللہ)

(افسر جلسہ گاہ حیدر علی ظفر مربی انچارج جرمنی)

بقیہ ۔جلسہ سالانہ کی برکات

بعد آپ کے خلفاء نے اس بابرکت سنت کو جاری رکھا۔ بہت عرصہ تک قادیان اور ربوہ میں یہ بابرکت سالانہ جلسات ہوتے رہے یہاں تک کہ 1984ء کے پرآشوب زمانے میں خلیفہ وقت کو پھر ہجرت کرنی پڑی اور پاکستان کا ملک اس بابرکت نعمت سے محروم ہوگیا۔ اب دنیا کے کونے کونے میں جلسے منعقد ہونے لگے۔ الحمدللہ جرمنی بہت ہی دل لبھانے والا ملک ہے جہاں ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں خدا کی تسبیح کر رہی ہیں تو دوسری طرف سرسبز وادیاں خدا کی حمد کر رہی ہیں۔ من ہائم میں جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی آمد اور مہمانوں کے کارواں جو دور دراز کا کٹھن اور لمبا سفر کر کے اپنے خلیفہ وقت کی ملاقات اور جلسے کی برکات لینے آتے ہیں دیکھنے کو ملیں گے۔ کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے زندہ نشان ہیں کہ لوگ دور دور سے اس جلسے میں شامل ہوں گے۔ خدا کرے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کے اس میل کو اور زیادہ برکات اور ترقی حاصل ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ان سب کے حق میں پوری ہوں جو آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں ہیں، خدا ان کو جزاء خیر دے اور ہر قدم کا ان کو ثواب ملے۔ اللہ ان فرزانوں کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے فضلوں سے مالا مال کرے۔ اس عالمی اخوت کو خدا اپنے کمال تک پہنچا دے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ گنز ہائیم میں ایک شام

کروایا تھا وہ آج کے اسلام سے کس قدر مختلف تھا۔ نیز بتایا کہ اہل اسلام کی اس بگڑی ہوئی حالت کو سنبھالنے اور پیشگوئی کے مسیح موعود کو پورا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مبعوث فرمایا اور یوں جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی۔ آج جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو اتنی کم تعداد میں ہونے کے باوجود حقیقی اسلام کی پرامن تعلیمات پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ مسلمانوں کے دیگر بڑے بڑے گروہوں سے کہیں آگے ترقیات کی منازل عبور کرتی چلی جارہی ہے جو بزور شمشیر ممکن تھا۔ یہ خطاب تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ بعد میں حاضرین کو سوال کرنے کا موقع دیا گیا۔ سوالوں کا یہ سلسلہ بعد میں مزید ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم مربی صاحب نے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے جسکا اظہار حاضرین کے تاثرات سے بھی ظاہر ہو رہا تھا اور بعض نے واضح اعتراف کیا کہ اسلام کی تصویر کا یہ رخ انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

پروگرام کے آخر پر اختتامی کلمات میں پادری Herr Kissinger نے مہمانوں اور خصوصاً جماعت کا شکریہ ادا کیا اور توقع سے بڑھ کر حاضری پر خوشی کا اظہار کیا اور خواہش کی کہ ہمیں آئندہ بھی اسی نوعیت کے پروگرام کرتے رہنا چاہئے کیونکہ ایک دوسرے کے قریب آکر ہی مذہبی غلط فہمیوں کو دور کیا جاسکتا ہے جو ایک پرامن معاشرہ کیلئے بہت ضروری ہے۔ بعد میں مہمانوں کو کھانے کی دعوت دی گئی جسکا انتظام جماعت کیطرف سے کیا گیا تھا جبکہ مشروبات کا انتظام چرچ کی طرف سے تھا۔ کھانے کی میز پر تمام حاضرین کو ایک دوسرے کے اور بھی قریب آنے کا موقع ملا۔ مہمانوں نے سارے پروگرام اور اسی طرح پاکستانی کھانوں کی بہت تعریف کی اور یہ بے تکلفی کی فضا رات 10:30 بجے تک جاری رہی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جس نے ہمیں اس کامیاب و پر اثر پروگرام کے انعقاد کی توفیق دی جسمیں مہمانوں کی کل تعداد 70 (ستر) تھی جسمیں 42 (بیالیس) جرمن مہمان تھے۔

اس پروگرام کی تفصیلی خبر مورخہ 11 جون 2005ء کو اخبار Rüsselsheimer Echo میں فوٹو کے ساتھ چھپی۔ اس پروگرام کی تشہیر مقامی سطح پر لوگوں میں بھی خوب ہوئی۔ مثلاً خاکسار کی بیٹی کی سکول ٹیچر جو اپنے مسلک میں بہت کٹر ہے اگلے روز خبر کی کٹنگ خود دوسروں میں بانٹ رہی تھی۔

پروگرام کو کامیاب بنانے میں انتظامی کمیٹی کے ممبران، نے انتہائی ذمہ داری اور ذاتی دلچسپی کیساتھ خدمات سرانجام دیں جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق دے، ہماری ان حقیر مساعی کو قبول کرتے ہوئے شیریں ثمرات سے نوازے۔ آمین ثم آمین

(رپورٹ: رفیق الرحمٰن انوار گنز ہائیم)

بقیہ۔ جلسہ یوم خلافت

میں جماعت احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی۔ اس کو قائم رکھنے کی صحیح کوشش کرنا اب ہماری ذمہ داری ہے، اس کے بعد لجنہ کی طرف سے پروگرام پیش کیا گیا اور سب سے پہلے ناصرات نے اردو نظم،

"ہمارا خلافت پہ ایمان ہے" "یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے"

پڑھی۔ اس کے بعد ایک تقریر بعنوان "خلفائے احمدیت کے دور کی ترقیات" کی گئی، جس کے بعد ایک جرمن نظم پیش کی گئی، اس کے بعد اردو تقریر بعنوان "خلافت حصار عافیت" کی گئی، اس کے بعد مردانہ حصہ سے مکرم نوید حمید صاحب نے جرمن زبان میں "جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام" کے موضوع پر تقریر کی، اس کے بعد مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب نے "خلافت احمدیہ کے برکات اور لاہوری جماعت کا انجام" کے موضوع پر تقریر کی، آخر پر صدر جلسہ مکرم ومحترم مولانا لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے خطاب میں خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ نبی تھے اور ہر نبی کے بعد خلافت کا زمانہ ہوتا ہے، خلافت احمدیہ کا زمانہ انشاء اللہ قیامت تک چلے گا، دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا، اس جلسہ میں کل حاضری ایک سو ساسی رہی۔

(رپورٹ: محمد ادریس شاہد صدر جماعت شائن برگ ووڈیسن باخ)

بدیوں کی اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ 1925ء کے موقع پر اپنی تقریر منہاج الطالبین میں بدیوں کی اقسام پر روشنی ڈالی، ادارہ قسط وار ان کو افائدہ عام کے لیئے شائع کر رھا ھے، اللّٰہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین (قسط ۲)

اب وہ بدیاں بیان کرتا ہوں جو انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں

(1) بدبودار چیزیں استعمال کرنا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ بدبودار چیزیں کھانے سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ ایسے انسان کے پاس نہیں آتے (2) بلاوجہ گھر میں کتا رکھنا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے (بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا قال احدکم ---) ------

اب میں تیسری قسم کی بدیاں بیان کرتا ہوں جو قومی بدیاں ہیں

(۱) فحش کی اشاعت کرنا، اگر کوئی شخص لوگوں میں یہ کہتا پھرتا ہے کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو یہ صرف دوسرے انسان سے تعلق رکھنے والی بدی نہیں بلکہ قومی بدی ہے، کیونکہ جس قوم میں یہ اعلان ہوتا رہے کہ اس میں جھوٹ بولنے والے بھی ہیں۔ اس میں جھوٹ کی عظمت مٹ جاتی ہے اور اس میں یہ بدی پھیلنے لگتی ہے۔ میرے نزدیک فحش کی اشاعت خودکشی ہے (۲) نفسانیت، جب قوم کے فوائد کے مقابلہ میں اپنے فوائد ٹکرائیں تو اپنے فوائد کو مدنظر رکھنا اور قومی فوائد کو نظر انداز کر دینا قومی برائی ہے (۳) فسق و فجور، جیسے کنچنیوں کا پیشے بیٹھنا یا علی الاعلان شراب پینا (۴) قومی فرائض کی ادائیگی میں سستی کرنا (۵) تربیت اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا (۶) تعلیم اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا، جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ قوم کو تباہ کرتے ہیں کیونکہ اولاد نے ہی آگے قوم بننا ہوتا ہے (۷) غلاظت، یہ پہلے بھی بیان کی گئی ہے۔ وہاں اس لیے بیان کی گئی تھی کہ اس سے لوگوں کو دکھ ہوتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے لیکن یہاں اس لیے اسے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں جن سے قوم تباہ ہوتی ہے (۸) ذمہ داری کے احساس کا فقدان، فقدان کے معنے ہیں "کسی چیز کا نہ پایا جانا۔ یعنی انسان یہ محسوس نہ کرے کہ میرے اوپر جو کام تھا اس کا کرنا میرا فرض تھا (۹) کام یا ذمہ داری کو پورا نہ کرنے اور نقصان ہو جانے کی صورت میں برداشت نہ کرنا، خواہ غلطی سے کام نہ کیا ہو یا جان بوجھ کر (۱۰) بغاوت، ------ (۱۱) مہمان داری کے جذبہ کا نہ ہونا، یہ بھی قومی بدی ہے (۱۲) تجارت میں فریب کرنا بھی قومی بدی ہے۔ ------ کیونکہ اس سے قوم کا اعتبار اٹھ جاتا ہے میں جب کشمیر گیا تو میں نے تحقیقات کی کہ چاندی کے برتنوں اور شال وغیرہ کی تجارت جو ایک کروڑ تھی لوگوں کی بددیانتی کی وجہ سے اب صرف سترہ لاکھ کی رہ گئی ہے (۱۳) کارکنوں پر بے تعلق آدمیوں کے سامنے نکتہ چینی کرنا (۱۴) بغیر کسی کا نام لیے قوم کی عام بدی کا اعلان کرنا مثلاً یہ کہنا ہم میں بڑے فریب کرنے والے لوگ ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم ایسی ہی ہو جاتی ہے (۱۵) قومی اغراض میں مدد دینے سے دریغ کرنا (۱۶) جن لوگوں سے قوم کو نقصان پہنچے اُن سے دوستی اور تعلق رکھنا (۱۷) حکومت یا جماعت کے کارکنوں سے تعاون نہ کرنا (۱۸) اطاعت کی کمی

اب میں وہ بدیاں بیان کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں

(۱) بلاوجہ قسم کھانا، مجسٹریٹ کے سامنے قسم کھانی پڑے یا کوئی اور ایسا اہم معاملہ ہو جس کے متعلق قسم کھانا ضروری ہو تو قسم کھا سکتا ہے ورنہ یونہی قسم کھانا گویا خدا تعالیٰ کے نام کی تخفیف کرنا ہے (۲) مایوسی کہ اب میری مشکلات دور نہیں ہوسکتیں۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے (۳) دل میں گندگی جمع کرنا، خدا تعالیٰ نے اس لیے دل پیدا کیا ہے کہ اسے اپنا گھر بنائے اسی لیے دل بیت اللہ کہلاتا ہے اور جو دل کو خراب کرتا ہے وہ گویا خدا کو اس کے گھر میں آنے سے روکتا ہے (۴) احکام شریعت کا انکار (۵) پانچویں بدی عقائد باطلہ ہیں مثلاً شرک وغیرہ (۶) چھٹی بدی تمام عقائد حقہ کا انکار ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا، ملائکہ کا، رسولوں کا، الہام کا، بہشت کا دوزخ کا، انکار (۷) ساتویں بدی احکام شریعت کا خواہ وہ عبادت کے متعلق ہوں یا تمدن کے متعلق توڑنا ہے جیسے نماز نہ پڑھنا حج نہ کرنا ورثہ کے متعلق جو احکام ہیں ان کی تکمیل نہ کرنا اخلاق کی پابندی نہ کرنا کیونکہ جب ان احکام کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کرلیا ہے تو اُن کو توڑنا گویا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے پس جس طرح ان امور کی پرواہ نہ کرنے سے بندوں کو تکلیف ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی بھی ناراضگی ہوتی ہے (۸) آٹھویں بدی خدا تعالیٰ سے محبت کی کمی ہے (۹) نویں بدی خدا تعالیٰ اور رسول کی بے ادبی ہے (۱۰) جس قدر بدیاں دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں وہ خدا تعالیٰ سے متعلق بھی ہیں مثلاً ناشکری ہے یہ انسانوں کے متعلق ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے متعلق بھی ہوسکتی ہے اسی طرح اور بھی کئی باتیں ہیں

(منہاج الطالبین صفحہ 75 تا 79) ☆

بقیہ: ہمارے جلسہ سالانہ اور اجتماعات کی اہمیت

جوق در جوق جاتے ہیں غرض جلسہ کیا ہوتا ہے باغ و بہار کی محفل سجی ہوتی ہے جہاں روحانی فوائد کے ساتھ ساتھ بہت سے معاشرتی فوائد ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں جلسہ ایک گلدستہ ہوتا ہے جس میں رنگا رنگ کے پھول اپنی بہار دے رہے ہیں اور ارد گرد کی فضا کو معطر کرتے ہیں جلسہ ختم ہوتا ہے تو دونوں طرف سے انتظار کی گھڑیاں پھر سے شروع ہو جاتی ہیں کہ کب سال گزرے گا اور کب بہار آئے گی

(کتاب نقطۂ نظر از مرزا مجید احمد صفحہ 176 تا 179)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue.. 8
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666,
Email:akhbar3@yahoo.com

جلسہ سالانہ اور اجتماعات کی اہمیت

اجتماعات قومی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں خواہ یہ معاشرتی، ثقافتی یا مذہبی رنگ رکھتے ہوں کیونکہ انسان کی جبلت میں ہے کہ وہ اجتماعی زندگی گزارنا پسند کرتا ہے۔ اسی خصلت نے معاشرہ تہذیب اور کلچر کو جنم دیا اسی نے انسان کو غاروں سے نکال کر بستیوں گاؤں اور پھر شہروں میں منتقل کر دیا انسان کی اسی خصلت اور روش کو جسم میں انسانی زندگی اور ترقی کا راز پنہاں ہے تقویت دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے عبادات میں بھی اجتماعیت پر زور دیا ہے جبکہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جو حظ اور لطف اور قرب انسان کو اکیلے عبادت میں آتا ہے وہ اجتماعی عبادت میں حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے اسی لیے قطب اور اولیاء لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ عبادت کرتے ہیں اور ان کی یہ عبادت ہی انہیں قرب کے مقام کی طرف لے جاتی ہے اجتماعیت پر زور دینے کا مدعا یہ معلوم دیتا ہے کہ ایسی عبادت کمزوروں کو بھی انسانی زندگی کی بنیادی غرض کی توجہ دلاتی رہے اور فضا میں اس کی مہک پھیلانے میں مدد دیتا ہے جو انفرادی عبادت کرنے سے پیدا نہیں ہوسکتا یہی نظارہ آپ کو روزانہ کی عبادت میں ہفتہ وار اور پھر سال میں اور بالآخر عمر میں ایک دفعہ کی اجتماعی عبادات کے پس پشت کام کرتا نظر آتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت اور فضل ہے کہ اجتماعیت خواہ کسی رنگ میں ہی کیوں نہ ہو اس سے ذیلی چشمے خواہ آپ چاہیں یا نہ چاہیں پھوٹتے ہیں اب اگر گھر یا کمرے میں کھڑکی صرف اس نیت سے ہی کیوں نہ رکھیں کہ موذن کی آواز آپ کو آتی رہے تو بھی آپ کو اس کھڑکی کے ذریعے تازہ ہوا ملے گی اور دھوپ اور روشنی آتی رہے گی یہ ممکن ہی نہیں ہوسکتا کہ آپکو صرف موذن کی آواز ہی سنائی دے اور باقی کچھ نہ آئے اجتماعات خواہ خالصتاً مذہبی اغراض کے لیے منعقد کیے جائیں وہ اپنے ساتھ ضرور معاشرتی تہذیبی تجارتی ادبی اور اخلاقی Activities لاتے ہیں ہمارے جلسہ سالانہ کو ہی دیکھ لیں اس کے انعقاد کی اغراض خالصتاً مذہبی ہیں احمدی دوست مرکز میں چند ایام خالصتاً مذہبی اغراض عبادت کی غرض اور علماء سلسلہ کی مذہب کے بارہ میں تقاریر سننے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں ان ایام میں جہاں بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ہوتا ہے وہاں کی فضا ایک خاص رنگ میں ڈھل جاتی ہے۔ فضا میں ایک خاص مہک پھیل جاتی ہے، ہر بلندی اور پستی سے اور ہر دل سے خدا اور اس کے رسول کا نام بلند ہو رہا ہوتا ہے بیت اللہ پر ستاروں سے بھر کر چھلکنے لگتے ہیں مقرر کردہ عبادات کے علاوہ نوافل میں بھی لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور جس طرح بیٹری چارج ہو کر دوبارہ انجن کو پوری قوت سے دوبارہ چلانے لگتی ہے اسی طرح لوگ recharge ہو کر گھروں کو لوٹتے ہیں جلسہ سالانہ کی آمد اور لوگوں کے استقبال کے لیے دوست گھروں کو مہمانوں کی آمد کے لیے تیار کرتے ہیں جس طرح سرد ممالک میں بسنے والے اپنے گھروں کو بہار کی آمد پر spring cleaning کرتے ہیں اسی طرح ہم لوگ جلسہ سالانہ کے ایام سے پہلے اپنے گھروں کی صفائی ضروری مرمت کرتے۔ شہر اور سڑکوں کو صاف اور درست کیا جاتا ہے دوکاندار اپنی دوکانیں سجاتے ہیں اور نئے مال سے بھر لیتے ہیں کہ جلسہ پر آئے ہوئے مہمان مرکز میں آکر ضرور خریداری کریں گے خواہ تبرک کے طور پر ہی سہی۔ باہر سے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لیے مختلف سفری ریسٹورانٹ، چائے کے سٹال چھلوں اور کھانے پینے کی دوکانیں مقرر کردہ پلاٹوں میں لگاتے ہیں علاقے کے لوگوں کے بھاگ جاگ اُٹھتے ہیں۔ ان کے لیے سال بھر کی پونجی اکٹھی کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے معاشرتی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مختلف علاقوں نسلوں اور برادری کے لوگ جمع ہوتے ہیں ان کو ایک دوسرے کی روایات کو سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے اور اس طرح بھائی چارہ کی فضا پروان چڑھتی ہے مہمان نوازی کے خلق کو ایک نئی جلا ملتی ہے دوست اپنے گھروں میں عزیزوں دوستوں احباب حتیٰ کہ غیروں کو بھی مہمان ٹھہرانے اور ان کی خدمت کرنے کو باعث افتخار سمجھتے ہیں بعض گھرانے سمٹ سمٹا کر ایک چھوٹے سے کمرے میں اٹھ جاتے ہیں۔ مجھے ایسے عزیزوں کا بھی علم ہے جو خود باہر لان میں خیمہ لگا کر سارا گھر وہاں منتقل ہو جاتا ہے اور تمام گھر مہمانوں کے لیے وقف ہوتا ہے چھوٹے بڑے سب مہمانوں کی خدمت پر جت جاتے ہیں۔ یہ خدمت اور مہمان نوازی کا دائرہ گھروں کی چار دیواری تک محدود نہیں رہتا بلکہ آنے والے مہمان تو ساری آبادی کی خدمت پر مامور پاتے ہیں قربانی کی صفت کو بھی یہ اجتماع مہمیز کا کام دیتا ہے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے لوگ سارا سال اپنی روزمرہ کی ضرورت کی قربانی دے کر مرکز آنے کے لیے کرایہ جمع کرتے ہیں اور کب جلسہ آئے اور کب وہ مرکز کی طرف رخت سفر باندھیں۔ ادھر مرکز کے مکین بھی اپنے آرام سکون کے علاوہ مہمان داری کے لیے بھی مالی قربانی دیتے ہیں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے دوست اپنے بیٹے بیٹیوں کے لیے رشتے تلاش کرتے ہیں اور اکثر لوگ اس ذمہ داری کے نبھانے کو جلسہ سالانہ کے موقعہ تک اٹھا رکھتے ہیں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے مناسب رشتے مل جائیں گے جہاں دن کا وقت لوگوں کو جلسہ کی کاروائی سننے میں علماء سلسلہ اور حضرت بانی سلسلہ کے رفیقوں سلسلہ کے بزرگوں سے ملنے میں صرف ہوتا ہے وہاں جلسہ کی کاروائی کے بعد دوستوں سے جن سے اکثروں سے سال بعد ہی ملاقات کا موقعہ ملتا ہے کہ دوست احباب تو دنیا کے کونوں میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اس سے بہتر اور کون سا بہتر موقع مل سکتا ہے تو شامیں ادبی محفلوں سے سج جاتی ہیں جہاں جماعت کے شعراء اور ادیب اپنا کلام سناتے ہیں، قبرستان تک جاگ اٹھتے ہیں اور لوگ سلسلہ کے بزرگوں اور اپنے عزیزوں کی قبروں پر سلام کرنے اور ان کے حق میں مغفرت کی دعا کے لیے

باقی صفحہ ۳ پر

سائنس کی دنیا

کائنات کا خمیر، گیس یا مائع

کائنات کی تخلیق میں ابتدائی مادہ کی نوعیت کیفیت اور ماہیت کے بارے میں سائنسدان سرتوڑ کوشش کرتے رہے اور کر رہے ہیں، ماہرین فضائی خوفناک مواصلاتی آوازوں Ban Big کے ذریعے تابدار سورج اور سیاروں کی ہیبت ناک مناظر کی تصویروں سے نت نئی معلومات مہیا کرتے رہے ہیں تا حال کائنات کے آغاز کی کہانی یوں بیان کی جاتی رہی ہے کہ ابتداء میں متعدد گیسیں تھیں جن کے باہم ملاپ سے مختلف ادوار میں کیمیائی اثرات مرتّب ہوئے چنانچہ کائنات کا وجود رونما ہوا مگر اب قصہ اور ہے امریکن فزیکل سوسائٹی کیطرف سے پریس کانفرنس میں S. Aronson نے انکشاف کیا ہے کہ کائنات کی تخلیق گیس سے نہیں بلکہ سیال مادہ Liquid سے ہوئی تھی جو کہ بالکل شمشی اندرونہ (CORE) جتنا 150000 گنا گرم اور 100 گنا گاڑھا تھا انتہائی پرانے مواد Promordial سے اس امر کی تصدیق ہوئی ہے Big Ban کے واقعہ کے معاً بعد موجود تمام پروٹون اور نیوٹران پر مشتمل کائنات کا ایک ہیولہ قرار پایا جو ٹھنڈا ہوتے ہوتے موجودہ شکل اپناتا گیا سائنسدانوں کا دعویٰ ہے کہ جیسے اندازہ کیا گیا تھا وہ دراصل ایک Quark-Gluon-Plasma لیس دار گاڑھا مادہ حیات تھا کیونکہ Quark ہی سے دراصل پروٹون اور نیوٹرون کی تعمیر ہوئی ہے

20 سال سے یورپ و امریکہ کے محققین ایکسلیریٹر مشینوں کے ذریعے اپنی تحقیق کو جاری رکھے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اب Gold-ions کو روشنی کی رفتار سے ملایا گیا تو اس سے Energy حاصل ہوئی جس سے Quark-gluon بنتا ہے لیکن یہ عام نیوکلیر مادہ سے بالکل مختلف ہے کیفیات و اثرات اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ کائنات کا خمیر (گیس کی نسبت) سیال مادہ سے اٹھایا گیا تھا

شمسی روشنی پریشانی اور گراوٹ کا قدرتی علاج

نفسیاتی علاج کی امریکن ایسوسی ایشن کا دعویٰ ہے کہ 20 سالہ تحقیقات کے نتائج سے یہ پتہ چلا ہے کہ موسمی اثرات سے طبیعت میں گرانی اور پریشانیوں کے شکار لوگوں کا ادویات کی نسبت روشنی کا علاج زود اثر ہے نفسیاتی ماہر R.Golden نے Sceince Neios News on line ماہ اپریل میں یہ عندیہ دیا ہے کہ اگرچہ اعداد شمار نسبتاً کم ہیں تاہم وہ اپنے زیر علاج مریضوں کو روشنی کا علاج تجویز کرتے رہے ہیں جس سے امید افزاء پیش رفت ہوئی ہے یہ روشنی کا علاج جس کا دورانیہ ایک ہفتہ سے چھ ہفتہ تک تھا علی الصبح نہار منہ کھلی شمشی روشنی میں عموماً نصف گھنٹہ سے ایک گھنٹہ تک جاری رہتا تھا، ہر آن جو لوگ پریشانی کی زد میں ہوں وہ صحت افزاء مقامات تک رسائی نہیں پاتے ان کے لیے یہ آسان راہ نہایت فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے اس روشنی علاج کے مضر اثرات آنکھوں میں Cataract وغیرہ کے بارہ میں کہتے ہیں کہ اس کا امکان تو ہے گرتا حال 20 سالہ طویل عرصہ کے حوصلہ افزاء طریق علاج کے باعث شک کی کوئی گنجائش نہیں، دیگر ہم خیال ماہرین کی بنیاد حیاتاتی احساس پر ہے ان کا دعویٰ ہے زیر علاج (Serious) مریضوں میں سے دو تہائی اکثریت جو رات بھر یا آخر رات سو نہ سکتے تھے نے اس طرز علاج سے آسودگی پائی اور تیزی سے روبصحت ہوئے ماہرین کا مشورہ یہ ہے ایسے لوگ اپنے سونے کے اوقات کا ٹائم ٹیبل بنائیں اور پھر اس کی پابندی بھی کریں تو یقیناً انکی زندگی کا کلاک متوازن رواں دواں رہیگا

نظام شمسی سے باہر ایک بڑے سیارے کا وجود

سائنسدانوں کی عرصہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ اس نظام شمشی سے باہر کا کچھ کھوج لگائیں چنانچہ حال ہی میں اس نظام شمشی سے باہر زمین سے 15 نوری سال کے فاصلے پر گھومنے والا سیارہ دیکھا گیا ہے یہ سیارہ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے D.Lin کے مطابق زندگی کے لوازمات سے بالکل محروم ہے کیونکہ اس کی سطح اتنی گرم ہے کہ جس پر ایک مرغ پکایا جاسکتا ہے تاہم جدید ترین اخذ کردہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قابلِ آباد ہوسکتی ہے یہ سیارہ جو وزن میں زمین سے تو ساڑھے سات گنا ہے دراصل معلوم 156 شمشی سیاروں جتنا ہے یہ سخت چٹانوں سے مرکب ہے Nasa ریسرچ سنٹر کے محقق J.Lissaur بھی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس شمشی نظام کے علاوہ کسی ستارہ کے گرد یہ پہلا چٹانی سیارہ ہوگا یہ سیارہ Mdwarf Star 876 کے گرد تقریباً دو دونوں میں زمین کے سورج سے فاصلہ کے 1/15 واں حصہ میں چکر لگا لیتا ہے یہ سیارہ گذشتہ سال کے دیگر معلوم دو بھاری سیاروں جو حجم میں بہت بڑے ہیں کے گروپ میں شامل ہوتا ہے ان تینوں سیاروں کا امریکہ کے جزیرہ ہوائی میں Maunakea کی رصد گاہ keck میں حساس دوربینوں سے مشاہدہ کیا گیا تھا، ہر ایک سیارہ نسبتاً زمین کے حجم سے 15 گنا بڑا ہے مگر ان کے مدار Jupiter ستارہ سے بھی چھوٹے ہیں، ان سیاروں کی گردش میں شمشی نظام کی طرف رجحان میں کمی ظاہر کرتی ہے کہ سیارے اپنے نظام شمشی کی نسبت آبائی ستاروں کی طرف متحرک ہیں، محقق Lin کے مطابق سیاروں کی حرکت حرارت کا باعث ہے اس کا ادعا ہے کہ ایسے سیارے Jupiter کے مدار کی طرح اپنے گرم مدار میں ہی رہتے ہیں Jupiter طبع کے سیارے بیرونی سطح کے گرد گیس، گرد، اور برف کا غبار لیے ہوتے ہیں جو ایک سیارے کے وجود میں آنے کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جوں ہی کرہ کی اندورنی گردش تیز تر ہوتی ہے تو ایسے سیارے اپنے ماحول میں سے چھوٹے سے سنگریزے سے لیکر چاند جتنے بڑے وجود کو کھینچ گھسیٹتے چلے جاتے ہیں جن سے زمین جیسے چٹانی سیارے متشکل ہوتے ہیں Boss، ایسے محقق کا یہ نظریہ ہے کہ بہر صورت کہکشاں کے 70 فیصد ستارے M dwarf کے گرد گرم زمین بنانے کی جستجو میں سرگرداں ہیں جس کا نتیجہ بالآخر زمین کی طرح سیاروں کا حصول ہوگا،

(مندرجہ ذیل مضامین انٹرنیٹ کے ڈیٹ نیوز و سائنس نیوز سے اخذ کیئے گئے ہیں۔ ترتیب و ترجمہ، مرزا عبدالحق صاحب، آف مائنز)